نمبر (۳۶) مطبوعہ ۷ ستمبر ۱۹۲۴ء بروز جمعہ جلد (۲۲)

دستور العمل اخبار نور افشاں

ایڈیٹوریل

شمعون

دیا۔ جبکہ اُس کے بہت سے شاگرد۔ جو صرف برائے نام شاگرد تھے اُلٹے پھر گئے تھے۔ اور اُس کی باتوں کو سخت خیال کر کے آگے کو اُس کے ساتھ چلنا پسند نہ کیا۔ تو خداوند نے اپنے بارہ شاگردوں سے فرمایا: "کیا تم بھی چاہتے ہو۔ کہ چلے جاؤ"؟ تو پطرس نے جو بولنے میں اکثر سبقت کرنے کا عادی تھا۔ سبھوں کا ریپرزینٹیو ہو کر یہہ آبِ زر سے لکھنے کے لائق جواب دیا۔ "اے خداوند ہم کس کے پاس جائیں؟ ہمیشہ کی زندگی کی باتیں تو تیرے پاس ہیں"۔

منتہی الافکار کے فاضل مصنفوں نے درست لکھا ہے۔ کہ "آج تک کوئی پھر جانے والا ہم نے ایسا نہ دیکھا۔ اور نہ کوئی شنا کہ معقول دلیل سے پھر گیا ہو۔ جس مرتد کو چاہو حال دریافت کر کے اس بات کی تصدیق کر سکتے ہو۔ جنہوں نے حقیقتاً مسیح کو پہچانا۔ وہ ہرگز کبھی نہیں پھرتے۔ بلکہ الٰہی طاقت سے آخر تک محفوظ رہتے ہیں: ایک فضل ہے۔ جو تاقص فضل ہے۔ ایک قسم کے زندہ لوگ ہیں جو درحقیقت مُردہ ہیں: بعضے عیسائی ہیں جن کی بنیاد چٹان پر نہیں ہے۔ سارے اسرائیلی اسرائیلی نہیں ہیں۔ سارے پھول پھل نہیں لاتے بعضے گر جاتے ہیں۔ ہر چمکنے والی چیز سونا نہیں ہے: دیماس۔ یہوداہ اسکریوطی۔ اور لوط کی جورو کو یاد کرو۔ اور خبردار رہو تا کہ ہمارے قدم زندگی کی راہ سے بھٹک نہ جائیں۔ اور راقم زبور کے ساتھ یہہ آیت ہمارے وردِ زبان رہے:۔

"زندگی کا چشمہ تیرے پاس ہے۔ ہم تیری روشنی میں شامل ہو کر روشنی دیکھیں گے: زبور ۳۶-۹ +

پنجاب سی۔ ایم۔ ایس ڈسٹرکٹ نیٹیو چرچ کونسل کے سترہویں اجلاس کی رپورٹ جو ۱۰ اپریل ۱۸۹۶ء سے ۱۰ تاریخ ماہ مذکور تک بمقام امرتسر فراہم ہوتا رہا۔ موصول دفتر نور افشاں ہوئی جس کو ہم نے اول سے آخر تک پڑھا: عرصہ زیرِ رپورٹ میں کونسل مذکورہ کے متعلق جن عملی کارروائیوں کا ذکر ہوا ہر نوع پُراُمید و تسلی بخش معلوم ہوتا ہے: ایجنٹوں کی رپورٹوں میں جو امورات توجہ طلب ہیں۔ اُمید ہے کہ کونسل اُنپر متوجہ ہو کر آیندہ کو اُن کا انتظام اطمینان بخش طور پر کریگی۔ اور کام کو وسعت اور ترقی دینے میں زیادہ تر سرگرم و مصروف رہ کر "پنجاب نیٹیو چرچ کونسل" ہندوستان کی دیگر مشنری ایجنسیوں اور مسیحی سوسائیٹیوں کے واسطے اپنے کو ایک نظیر بنا دیگی:

فی الحال رپورٹ مذکورہ پر زیادہ خامہ فرسائی کرنے سے درگذر کر ریورنڈ دونا وال صاحب اسسٹنٹ منادی نارووال کی رپورٹ سے ناظرین نور افشاں کی دلچسپی کے لئے دفعہ ۱۳ کو اقتباس کرتے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں کہ:۔

"ایک سال کے قریب ہوا کہ ایک محمدی متلاشی مجھے ملا۔ جو کئی بار میرے پاس آیا۔ اُس نے اپنا نام احمد فارقلیط بتلایا میں نے اُس کو کہا۔ کہ میں نے کسی محمدی کا ایسا نام نہیں سنا۔ اُس نے کہا۔ میرا یہی نام ہے: آخری دفعہ جب وہ کئی ماہ کے بعد میرے پاس آیا۔ تو میں نے اُس سے پھر پوچھا۔ کہ کیا آپ کا یہی نام ہے؟ تب اُس نے کہا۔ کہ میرا اصلی نام محمد بخش ہے۔ اور احمد فارقلیط میرا نام قادیاں والے مرزا غلام احمد نے رکھا تھا اور کہا تھا۔ کہ میں خود تو مسیح ہوں۔ اور تو احمد فارقلیط ہے۔ اور چونکہ تو دوسری جگہوں میں آتا جاتا ہے۔ اور بہتوں سے ملاقات کرتا ہے۔ تو یہہ کہا کر۔ کہ مرزا صاحب ہی مسیح ہیں۔ اور میں فارقلیط ہوں۔ اور میرے حق میں گواہی دیا کر۔ اور اگر تو ایسا کریگا۔ تو میں تجھے الٰہی قدرت بخشوں گا۔ اور تو معجزے بھی کر سکے گا: محمد بخش نے کہا۔ کہ جب میں نے انجیل کو پڑھا تو مجھے صاف معلوم ہوا۔ کہ نہ مرزا صاحب مسیح ہیں۔ اور نہ میں فارقلیط ہوں۔ بلکہ روح القدس کے حق میں کفر بکنے والا ٹھہرا ہیں۔ اور میں مرزا صاحب کے پاس بحث کرنے کے واسطے گیا تھا۔ مگر وہ مجھے نہ ملے" +

"میں اُس شخص کو کسی سبب سے اپنے پاس نہ رکھ سکتا تھا۔ سو میں نے اُس کو پادری گرے صاحب کے پاس لاہور میں بھیجا۔ مگر چونکہ خالص انجیل اور صلیب اُس کے سامنے پیش کی گئی وہ ایمان کی کمزوری کے سبب کسی دوسری جگہہ چلا گیا مگر اُمید ہے۔ کہ سچائی اُس کے دل میں داخل ہو گئی ہے جو اُس کو بے چین رکھے گی جب تک کہ وہ حق کو قبول نہ کرے: میں نے اُس کے گاؤں میں دریافت کیا۔ اور سُنا کہ اُس کے دو نام ہیں یعنے محمد بخش۔ اور احمد فارقلیط":

ناگ پوجا

معلوم نہیں کہ ہندوؤں میں سانپ بھی منجملہ تینتیس ۳۳ کروڑ دیوی دیوتاؤں کے ایک دیوتا شمار کیا گیا ہے۔ یا کہ وہ اُن کی فہرست کے علاوہ ہے: اِس میں شک نہیں۔ کہ اِس موذی کیڑے کو نہ صرف ہندوؤں نے فی زمانہ لائق پرستش ٹھہرالیا ہے۔ بلکہ زمانہ قدیم میں دیگر ممالک میں بھی اِس کو ایک خاص دیوتا سمجھ کر لوگ اُس کی بڑی تعظیم و تکریم اور پرستش کیا کرتے تھے: چنانچہ یونان کے صوبہ مقدونیہ کے شہر فلپی میں پیتھین آپالو نامی ایک خاص دیوتا کی۔ جو درحقیقت ایک سانپ تھا۔ اور غیب گوئی کے بارہ میں مشہور تھا۔ پرستش کی جاتی تھی: رسولوں کے اعمال کے ۱۶ باب میں ایک لونڈی کا ذکر ہے۔ جس میں غیب دانی کی روح تھی۔ اور جو غیب گوئی سے اپنے مالکوں کے لئے بہت کچھ کماتی تھی۔ غالباً اُس نے اِسی دیوتا سے غیب دانی کی روح پائی تھی +

گرچہ اِس ملک میں مثل مذکور کے موافق سانپوں کے کوئی مشہور و عالیشان مندر نہیں پائے جاتے۔ تو بھی کوئی شہر و قصبہ ایسا نہ ہوگا۔ کہ جہاں کوئی خاص مقام اِس دشمن انسان دیوتا کے لئے مخصوص نہ ہو: دیہات میں گاؤں کے باہر ایک چھوٹا سا چبوترہ بنا ہوتا ہے۔ جس کو گوگا پیر کا استہان کہتے ہیں۔ اور تمام باشندگان دیہہ اُس کی پوجا کرتے ہیں۔ اور سال کے کسی خاص دن میں اِس مقام پر بڑا میلا ہوتا ہے۔ جس میں پجاریوں کو بڑا نفع چڑھاؤں اور نذروں سے حاصل ہوجاتا ہے: چنانچہ ناگ پنچمی کا بڑا میلا ہوتا ہے۔ اور ہندو مرد اور عورتیں شہر کے باہر جا کر ایک بانبی پر جو سانپ کا مسکن ہے نذر و نیاز چڑھاتے۔ اور اُس کی بڑی تعظیم و تکریم کرتے ہیں: اگرچہ ہندو سانپ کا مارنا بڑا پاپ سمجھتے اور اُس کو ایک دیوتا سمجھ کر اُس کی پرستش کرتے ہیں۔ مگر جب وہ اپنے کسی ہندو پرستار کو کاٹ کھاتا۔ تو خوش اعتقاد پرستار کو کبھی جانبر

مراسلات

اشتہار

جواب طلب ضروری

کل روپیہ جو نیٹو کرسچین اپوڈہانگ فنڈ کے لئے اصل معہ سود ابتک ملا ہے۔ وہ سب بھنڈارہ سیوم نگر بینک میں جمع ہوتا رہا اور جمع ہے۔ اُس کی مقدار مبلغ [illegible] ہے جس کی تفصیل نیچے لکھی ہے +

عام پنجاب کا	خاص امرتسر کے ضلع کے لئے	میزان	ممالک مغربی و شمالی کا	میزان کل
اصل [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
سود [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

میزان [illegible]

چونکہ اسی مطلب کے لئے یعنی ترقی تعلیم اور تربیت مسیحیان ہند کے لئے دو مقاموں پر سوسائٹیاں قایم ہوئی ہیں۔ ایک پنجاب کے لئے بمقام لاہور نیٹو کرسچین ایسوسیشن پنجاب کے نام سے۔ اور دوسری ممالک مغربی و شمالی واودھ کے لئے بمقام الہ آباد انڈین کرسچین ایسوسیشن نام سے۔ اور ان دونوں ایسوسیشنوں میں بھی چندہ طلب ہوتا اور لیا جاتا ہے۔ اب مدت سے یہاں اس فنڈ کے لئے کچھ روپیہ چندہ کا نہیں آتا۔ نہ اس سوسائٹی کی کچھ کارروائی چلتی ہے۔ اور مناسب بھی نہیں کہ ایک ہی کام متفرق جگہ میں ہو۔ اس لئے پنجاب کا روپیہ لاہور کے ایسوسیشن کو۔ اور ممالک مغربی وشمالی کا روپیہ الہ آباد کے ایسوسیشن کو شروع اکتوبر سنہ رواں کو بھیجا جائے گا۔ اور چونکہ یہہ روپیہ اس وعدہ پر چندہ کر لیا گیا ہے۔ کہ اصل روپیہ خرچ نہ کیا جائے گا۔ بلکہ صرف اُس کا سود اس لئے اُس کی پابندی کے ساتھ دونوں ایسوسیشنوں کو بھیجے جاینگے +

اس کارروائی کی نسبت اگر کسی چندہ دینے والے کو عذر ہو تو ۱۵ ستمبر سنہ رواں تک اطلاع دیں۔ اور اصل روپیہ خرچ کر دینے کی اجازت دینی منظور ہو تو صاحبان سکرٹری اُن ایسوسیشنوں کو خبر دیں +

راقم

صفدر علی از بھنڈارہ +

پر اب تو ایمان محبت اور اُمید یہہ تینوں موجود رہتے ہیں۔ لیکن ان میں سے جو بڑا ہے سو محبت ہے +

میں اپنے ایک دوست باوفا اور مشفق باصفا کے مسیحی ہونے کا ماجرا بیان کرتا ہوں۔ اے سامعین بغور دل اس عجیب واقعہ پر کان دہرئے۔ اُس کا بیان ہے۔ کہ جب میں نے مسیحی مذہب کو قبول کیا۔ تو میری بیوی میرے ساتھ آنے کو راضی نہ ہوئی۔ آخر حسب صلاح پادری صاحبان با جلاس صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر میں نے بازدعوی کی نالش دائر کردی۔ تاریخ پیشی پر صاحب موصوف نے پردہ کھڑا کر کے ہم دونوں میاں بیوی کو گفتگو کی اجازت دیکر میری طرف مخاطب ہو کر فرمایا۔ کہ تم اپنی بیوی کو رضامند کر لو + اب ہم دونوں ایک دوسرے کے مقابل بیٹھ گئے + اول اول میں نے چند نسی باتیں اُس پر منکشف کیں۔ یعنے یہہ کہ ہر مذہب وملت میں بیوی کو اپنے خاوند کی اطاعت اور ساتھ دینا لازم ہے۔ خاوند کو ترک کرنے والی عورت کبھی باعصمت نہیں قرار دی گئی۔ بلکہ زمانہ سلف کی عورتیں اپنے مردہ خاوند کے ساتھ جیتے جی جل کر راکھ ہو جاتی تھیں +

میں نے بہت کچھ کہا۔ لیکن اُس نے ایک بات نہ مانی۔ آخر صاحب موصوف نے دوسری تاریخ کی پیشی ڈالدی تاریخ مقررہ پر عدالت نے پھر بھی وہی حکم دیا کہ خلوت میں اپنی بیوی کو رضامند کر لو۔ اب میں نے اپنی عزت اور اقبال اور شان وشوکت کا بیان کر کے اُسے اُمید دلائی کہ تو اپنے باپ کے گھر سے میرے گھر میں زیادہ آرام پائیگی۔ میں نے بہت ہی سنائیں۔ لیکن وہاں ایک بھی سود مند نہ آئی +

آخر عدالت نے ایک اور تاریخ مقرر کردی۔ جب تیسری تاریخ پیشی پر حسب الاجازت عدالت موصوف ہم دونوں اکٹھے تو میں نے صرف محبت سے کام لیا۔ اور یوں اظہار کیا۔ کہ اے بیوی تیرے بغیر میرا جینا مرنے سے زیادہ تر مصیبت اور سخت تر آفت ہے۔ میں اپنی جان پر کھیل جانا تیری فرقت کے رنج والم سے زیادہ آسان سمجھتا ہوں۔ کاش کہ تجھکو بھی مجھ سے ایسی ہی محبت ہوتی۔ کہ جیسی مجھکو تجھ سے ہے۔ تو تو ہرگز میرا ساتھ دینے سے انکار کرتی۔ اے میری پیاری مجھے ترک مت کر۔ ایسی ایسی محبت آمیز اور دلسوز باتوں سے فوراً اُس کا جی بھر آیا۔ اور میری قدموں پر گر کر آنسو بہانے لگی۔ اور بولی کہ "اب میرا اپنے باپ کے گھر میں کیا [illegible] ہے تیرا خدا میرا خدا۔ تیرے لوگ میرے لوگ" اور فوراً عدالت موصوف کے سامنے اپنے باپ اور بھائیوں کے سنتے ہوئے اقرار کیا۔ کہ "میں اپنے خاوند کے ساتھ جانے کو نہایت خوش اور خرم ہوں" پہر تو حسب الحکم عدالت موصوف ہم دونوں خوشی خورمی سے اپنے گھر کو پھرے اور ایک ساتھ رہکر نہایت ہی شادمانی سے اوقات بسر کرنے لگے۔ پھر میں نے اُس کو بھی یہہ صلاح دی۔ کہ وہ بھی [illegible] یادرے۔ چنانچہ اُس نے بھی بپتسمہ لیا۔ اور مسیحی گلہ میں شامل ہوئی +

اے عزیز بھائیو ہر ایک متلاشی حق جب تک کلام مقدس میں سے مسیح کی نصیحت آمیز ایمانی باتوں اور اُس کے

اختیار اور قدرت کی باعث اُمید کا ذکر اذکار سنتا اور سمجھتا رہتا ہے۔ ہرگز اُس کا اقرار نہیں کرتا۔ لیکن جب اُس کی جان نثاری اور بردباری اور بے ریا محبت اور بے غرض الفت کا دھیان آتا ہے۔ تو کون سنگدل ہے جس کا دل تیر محبت سے چھد نہ جائے۔ اور اُس کا اقرار نہ کرے؟ +

راقم

بندہ دینا ناتھ شاد

از سیالکوٹ

ڈیر اڈیٹر

جو مضمون نور افشاں نمبر ۳۲ جلد ۲۲ صفحہ ۱۰ پر بعنوان "ہندوستان کی دیسی عیسائی دختروں کی بغاوت" درج تھا جس میں لڑکیوں کی انگریزی تعلیم کے باعث اُن کی ابتر حالت کا ذکر تھا بالکل درست ہے۔ اگرچہ یہ الزام کل پر عاید نہیں ہو سکتا تو بھی اکثروں کا حال ایسا ہی ہے۔ لیکن اس میں نہ صرف دختروں کا۔ بلکہ اُن کے والدین کا زیادہ تر قصور ہے۔ اس مضمون کے دیکھتے ہی بندہ کے خیال میں مذکورہ ذیل سوالات آئے جو اخبار میں درج ہونے فائدے سے خالی نہیں +

سوالات

(۱) چھوٹی قوم سے جو لوگ عیسائی ہوتے ہیں کیوں اپنی لڑکیوں کی شادی کا بندوبست کوشش سے ان لوگوں کے ساتھ کرنا چاہتے ہیں جو بڑی قوم سے عیسائی ہوتے ہیں۔ باوجودیکہ ان کی اپنی قوم والوں میں خاطر خواہ بندوبست ہو سکتے ہیں؟

(۲) بڑی قوم سے جو عیسائی ہوتے ہیں۔ وہ چھوٹی قوم والوں کی لڑکیاں تو شادی میں لیتے ہیں پر اپنی لڑکیاں اُن کو ہرگز نہیں دیتے۔ اسکا کیا باعث ہے؟ +

(۳) چھوٹی قوم والے جس قدر کوشش سے اپنی لڑکیوں کا بندوبست بڑی قوم والوں سے کرتے ہیں۔ کیوں ویسی ہی کوشش سے اپنے لڑکوں کا بندوبست بڑی قوم والوں سے نہیں کرتے؟

اُمید ہے کہ ہمارے مسیحی بزرگ سوالات مندرجۂ بالا کی نسبت اپنی مناسب رائے تحریر فرماویں گے جو تمام قوم کی بہتری اور فائدے کے لئے ہوں۔ خصوصاً راقم کی خواہش ہے کہ گوجرانوالہ میں سے کوئی مسیحی بزرگ یا مسیحی بھائی ان باتوں کا کوئی معقول جواب دیں گے +

راقم

گوجرانوالیہ

بقیہ

بعض خیالاتِ محمدی پر سرسری ریمارکس

۴۔ (بابت طلاق) قرآنی تعلیم کے مطابق عورتوں کو طلاق دینا ہر محمدی کی طبیعت پر موقوف ہے چنانچہ لکھا ہے۔ "نہیں گناہ اوپر تمہارے یہہ کہ طلاق دو تم عورتوں کو جب تک نہ ہاتھ لگایا اُن کو یا نہیں مقرر کیا واسطے اُن کے مقرر کرنا۔" سورہ البقر رکوع ۳۱۔ "طلاق دو بارہ" یہہ طلاق دو بار ہے پس بند کر رکھنا ساتھ اچھی طرح کے یا نکال دینا ساتھ اچھی طرح کے" "طلاق سہ بارہ" پس اگر طلاق دی اُس کو پس نہیں

۵۔ الفاظ ترجمہ طلاق سہ بارہ سے مطلب صاف سمجھ میں نہیں آتا جس کا مطلب یہہ ہے کہ اگر کوئی مرد محمدی اپنی جورو پر لفظ طلاق کا تین بار بولے تو نکاح بالکل ٹوٹ جاتا ہے اور پھر وہ آپس میں

حلال ہوتی واسطے اُسکے پیچھے اُس کے یہاں تلک کہ نکاح کرے اور خصم سے سوائے اُس کے۔ پس اگر طلاق دے (وہ) اسکو پس نہیں گناہ اوپر اُن دونوں کے" وغیرہ وغیرہ۔ سورہ البقر رکوع ۲۹ +

ہندو بھی مندرجہ ذیل عورات کو ترک کر دینا یا اُن کے اوپر اور براہ کر لینا اپنی مرضی پر موقوف رکھتے ہیں +

(۱) جو عورت۔ اپنے شوہر سے فساد کرنے والی شراب پینے والی۔ یا دولت برباد کرنے والی ہو +

(۲) جو عورت۔ ساس سسر کی خدمت نہ کرنے والی دشمنی رکھنے والی۔ یا بیماریوں سے بھری ہوئی ہو +

(۳) جو عورت بانجھ ہو۔ یا اُس کی اولاد نہ جیتی ہو یا صرف لڑکیاں ہی جنتی ہو + وغیرہ وغیرہ شاستر منو ادھیائے ۹۔ اشلوک ۷۹ سے ۸۱ تک +

مگر تعلیم انجیل عورتوں کو طلاق دینے کی بابت سوائے حرامکاری کے اور ہر حالت میں منع کرتی ہے چنانچہ متی ۵: ۳۱ و ۳۲ میں لکھا ہے "یہہ بھی لکھا گیا کہ جو کوئی اپنی جورو کو چھوڑ دے اُسے طلاق نامہ لکھ دے۔ پر میں (مسیح) تمہیں کہتا ہوں کہ جو کوئی اپنی جورو کو زنا کے سوا کسی اور سبب سے چھوڑ دیوے اُس سے زنا کرواتا ہے۔ اور جو کوئی اُس چھوڑی ہوئی سے بیاہ کرے زنا کرتا ہے۔ پھر باب ۱۹: ۷ سے ۹ تک لکھا ہے۔ "انہوں نے اُس سے (مسیح) کہا پھر موسیٰ نے کیوں حکم دیا کہ طلاق نامہ اُسے دیکے اُسے چھوڑ دے۔ اُس نے (مسیح نے) اُن سے کہا موسیٰ نے تمہاری سخت دلی کے سبب تم کو اپنی جوروں کو چھوڑ دینے کی اجازت دی پر شروع سے ایسا نہ تھا۔ اور میں تمہیں کہتا ہوں کہ جو کوئی اپنی جورو کو سوا زنا کے اور سبب

بقیہ ۵ جورو خصم نہیں ٹھہر سکتے جب تک کہ عورت کسی غیر سے نکاح کر کے اور ہمبستر ہو کے اور اُس سے طلاق لے کر نہ آوے۔ اور شوہر سابق سے پھر نکاح کرے۔ (تعلیم محمدی بیان طلاق صفحہ ۱۷)

چھوڑ دے اور دوسری سے بیاہ کرے زناکرتا ہے اور جو کوئی اُس چھوڑی ہوئی عورت کو بیاہے زناکرتا ہے"۔

۵۔ (قسم کھانے کی بابت) قرآن میں اکثر قسموں کا ذکر ہے جن کے نمونہ سے محمدی اکثر بات بات میں قسم کھانے کے عادی ہیں۔ مثلاً قسم اللہ کی سورہ النساء رکوع ۹۔ قسم جان کی۔ سورہ الحجر رکوع ۵ و ۶۔ قسم قرآن کی سورہ یٰس رکوع ۱۔ مگر لوگوں میں صلح کرنے کے لئے محمدیوں کو قسم کھانا منع ہے"۔ اور مت کرو اللہ کو نشانہ واسطے قسموں اپنی کے یہہ کہ بھلائی کرو اور پرہیزگاری کرو اور صلح کرو درمیان لوگوں کے اور اللہ سننے و جاننے والا ہے"۔ سورہ البقر رکوع ۲۸۔

ہندو بھی قسم کہانا یا کہلانا بات کی سچائی ثابت ہونے کے لئے ضروری سمجھتے ہیں۔ ساشتر منو ادہیا ۸۔ اشلوک ۱۱۳۔

ہندو بھی بعض امورات میں جھوٹی قسم کھانا روا خیال کرتے ہیں۔ ادہیا ایضاً۔ اشلوک ۱۱۲۔

مگر تعلیم انجیل قسم کھانے کی قطعی ممانعت کرتی ہے۔ چنانچہ خداوند یسوع مسیح نے انجیل متی ۵: ۳۴ سے ۳۷ تک یوں فرمایا "پر میں تمہیں کہتا ہوں ہرگز قسم نہ کھانا نہ تو آسمان کی کیونکہ وہ خدا کا تخت ہے اور نہ زمین کی کیونکہ وہ اُس کے پاؤں کی چوکی ہے اور نہ یروشلم کی کیونکہ وہ بزرگ بادشاہ کا شہر ہے۔ اور نہ اپنے سر کی قسم کھا کیونکہ تو ایک بال کو سفید یا کالا نہیں کر سکتا۔ پس تمہاری گفتگو میں ہاں کی ہاں اور نہیں کی نہیں ہو کیونکہ جو اس سے زیادہ ہے سو برائی سے ہوتا ہے"۔

۶۔ (عورتوں کی نسبت کی بابت) تعلیم محمدی میں ۱۔ عورتیں مردوں کی کہیتیاں کہلاتی ہیں۔ سورہ البقر رکوع ۲۸۔ ۲۔ عورتیں کے حقوق مردوں کی نسبت نصف ٹھہرائے گئے۔ ۳۔ ایک عورت کی گواہی برابر ہے نصف آدمی کے یعنے ایک مرد کی گواہی کے برابر دو عورتوں کی گواہی خیال کی جاتی ہے۔ ۴۔ عورتوں کو گھروں میں بند رکھنے کی سخت تاکید کی گئی وغیرہ وغیرہ۔ سورہ النساء رکوع ۲۔ و سورہ البقر رکوع ۳۰ و ۳۷۔

ہندو بھی عورتوں کو کم قدر اور ذلیل خیال کرتے ہیں۔ ایسا کہ اُن کے لئے کوئی دہرم کرم بھی سوائے شوہر کی سیوا کرنے کے علیحدہ نہیں ٹھہرایا گیا (شاستر منو ادہیا ۵۔ اشلوک ۱۵۵) پھر عورتوں کی عادت و خصلت بھی نہایت بدتر بیان ہوئی ایسا کہ ماں بہن و بیٹی کے ساتھ بھی تنہائی میں اکیلا نہ بیٹھے۔ کیونکہ پنڈتوں کو بھی عورتیں بری راہ میں کھینچ لیجاتی ہیں (ادہیا ۲۔ اشلوک ۲۱۳ سے ۲۱۵ تک) ہندو بھی عورتوں کی گواہی بعض کمقدر خیال کرتے ہیں (ادہیا ۸۔ اشلوک ۷۷)۔

مگر تعلیم انجیل مرد و عورت ہر دو کے کل حقوق مساوی ظاہر کرتی ہے۔ یعنے ۱۔ باہمی میل و محبت۔ ایک دوسرے کی ہمدردی و مددگاری۔ عزت و فرمانبرداری پر یکساں تعلیم دیتی ہے۔ دیکھو نامہ افسیوں ۵: ۲۲ سے ۳۳ تک۔ اور نامہ اول پطرس ۳: ۱ سے ۷ تک۔ ۲۔ فرائض دینی بھی ہر دو کے مساوی اور ایک دوسرے کو فائدہ پہنچانے والے ظاہر کرتی ہے۔ چنانچہ نامہ اول قرنتیوں ۷: ۱۶ میں مذکور ہے "اے عورت کیا جانے تو اپنے خصم کو بچا دے اور اے مرد کیا جانے تو اپنی جورو کو بچا دے" یعنے ہر ایک کا نمونہ ایک دوسرے کو فائدہ پہنچانے والا اور موثر ہے۔ مسیحی دین کے موافق مرد و عورت ہر دو کی گواہی بھی یکساں خیال کی جاتی ہے۔ مطلق فرق نہیں ہے۔

۷۔ (نیکی و بدی) قرآن میں مذکور ہے "اگر پہنچتی ہے اُن کو بھلائی کہتے ہیں یہہ نزدیک خدا سے ہے اور اگر پہنچتی ہے اُن کو برائی کہتے ہیں یہہ نزدیک تیرے سے ہے۔ کہہ ہر ایک نزدیک اللہ کے سے ہے"۔ سورہ النساء رکوع ۱۱۔

اکثر ہندو بھی ایسا ہی مانتے ہیں کہ ست و اَست پاپ و پن سب کچھ ایشور کی طرف سے ہوتا ہے (مگر اس خیال پر برائی کا خوف کہاں پھر بعض کہتے ہیں کہ ایشور ست و اَست پاپ و پن سب سے نیارا ہے۔ (تو ایسے ایشور کا ہونا یا نہ ہونا برابر ٹھہرا پس اگر اسے مانیں تو کچھ فائدہ نہیں اور اگر نہ مانیں تو کوئی نقصان بھی نہیں)۔

مگر کلام خدا انجیل کی کسی تعلیم سے ایسا ہرگز ظاہر نہیں ہوتا کہ برائی و بھلائی ست و اَست سب کا وہی کرنے یا کرانے والا ہے۔ بلکہ اس کے کلام سے ظاہر ہے کہ وہ عادل صادق اور قدوس ہے اور کہ اُس کے کل کام راستی کے ہیں۔ اور نیز نہیں لئے برائی سے نفرت کرتا۔ اور ہر ایک کو اس کے کاموں اور خیالوں کے موافق ٹھیک ٹھیک بدلا دیگا کیونکہ اُس سے کوئی خیال چھپا نہیں ہے۔ دیکھو یرمیاہ ۳۲: ۱۹۔ زبور ۱۱۹: ۱۳۷۔ استثنا ۳۲: ۴۔ ایوب ۳۴: ۱۰۔ امثال ۱۵: ۳۔ رومیوں ۲: ۶۔ عبرانیوں ۴: ۱۳۔

بیشک کلام خدا انجیل میں بعض آیات ایسی بھی ملتی ہیں جو تھوڑی دیر کے لئے ناواقف انسان کے خیال کو کچھ حیرانی میں ڈالنے والی معلوم ہوتی ہیں۔ مگر اُن پر سوچنے اور غور کرنے کے بعد بخوبی معلوم ہو جائیگا۔ کہ وہ آیات اس کی عالم الغیبی کا پورا ثبوت ہیں۔ کہ کسی شخص یا قوم کو اسکی از خود برائی کے سبب اُس نے اپنا پدرانہ محبتانہ صبر و برداشت جو اُس کے ارادہ ازلی و مرضی کے مطابق ہے (رومیوں ۹: ۲۲ و یوحنا ۲: ۲۴) ظاہر کر کے ہلاکت و بربادی کے لئے چھوڑ دیا۔

۸۔ (حلال و حرام) قرآن میں بعض چیزیں حرام ٹھہرائی گئیں جن کا کھانا۔ پینا یا چھونا محمدیوں کے ایمان کے خلاف ہے۔ سورہ المائدہ رکوع ۱۔

ہندو بھی بعض چیزیں کہانا یا چھونا ناجایز خیال کرتے ہیں۔ دیکھو شاستر منو ادہیا ۵۔ اشلوک ۵ سے ۲۴۔

محمدی سخت بھوک کی حالت میں کسی حرام چیز کا کھانا روا جانتے۔ سورہ در رکوع ایضاً۔

ہندو بھی سخت بھوک کی حالت میں کسی ناجایز چیز کا کھانا برا نہیں خیال کرتے۔ بلکہ کئی دن فاقہ کے بعد کہانے کے لئے چوری کر لینا بھی روا رکھتے ہیں۔ ادہیا ۱۰۔ اشلوک ۱۰۶۔ ادہیا ۱۱۔ اشلوک ۱۶۔

مگر تعلیم انجیل میں سوائے لہو اور گلا گھونٹی ہوئی

چیز (اعمال ۱۵: ۲۹) ناجایز استعمال (افسیوں ۵: ۱۸) یا جو کھانا دوسرے کی ٹھوکر کھانے کا باعث ہو۔ (رومیوں ۱۴: ۲۱) اور کوئی چیز ناروا نہیں ہے کیونکہ یہہ امر طبعی ہے جس کو جو میسر ہو یا جس کی طبیعت جو چاہے کھا کر اپنی صحت کو قایم رکھے تاکہ مقررہ خدمت بجالا سکے۔ کیونکہ "کھانا پیٹ کے لئے اور پیٹ کھانوں کے لئے پر خدا اُسکو اور اُن کو نیست کریگا" (۱ قرنتیوں ۶: ۱۳) کیونکہ خدا کی بادشاہت کھانا پینا نہیں بلکہ راستی و سلامتی اور روح القدس سے خوشوقتی ہے" (رومیوں ۱۴: ۱۷) "لیکن کھانا ہمیں خدا سے نہیں ملاتا کیونکہ اگر کھاویں تو ہماری کچھ بڑھتی نہیں اور جو نہ کھاویں تو گھٹتی نہیں" (۱ قرنتیوں ۸: ۸)

بیشک احکامات توریت میں بعض حلال و حرام جانوروں کا ذکر مذکور ہے۔ جن کی عدم واقفیت سے بعض لوگوں نے حلال و حرام کا خیال کر لیا۔ مگر اُن مقاموں پر جہاں حلال و حرام کا ذکر مذکور ہے۔ اگر غور کیا جائے تو بخوبی معلوم ہو جائیگا۔ کہ اُن کھانوں پر کوئی گناہ کی بخشش و معافی کا کہیں ذکر مذکور نہیں ہے اور نہ کہیں یہودیوں کو یہہ حکم صادر ہوا کہ اُن کا طریقہ غیر اقوام کو سکھایا جاوے۔ سبب صرف یہہ تھا۔ کہ خدائے تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو اپنی خاص قوم قرار دیا۔ اور اُن کو دیگر اقوام سے علیحدہ کر کے اپنے تشبیہی احکام یعنے قربانی وغیرہ کو تشخیص کئے ہوئے جانوروں کے ذریعہ ادا کرنے کا حکم دیا۔ جب تک وہ کامل قربانی جس کے نمونہ پر وہ گذرانی جاتی تھیں کامل طور پر ظہور میں نہ آوے۔ یعنے خداوند یسوع مسیح کی کامل قربانی جو تمام عالم کے گناہوں کا کفارہ ہے۔ مگر وہ قربانیاں جانوروں کی صرف یہودیوں کے لئے اُسی وقت تک موثر ہوئیں۔ نہ کہ ہمیشہ کے لئے کارآمد۔ وہ لفظ جس کے معنے اُن مقامات پر ابدی کا استعمال ہوا۔ عبرانی میں اس کے کئی ایک معنوں میں سے ایک یہہ ہے یعنے کسی قوم کے زمانہ قیام تک۔ جو صرف قوم یہود کے زمانہ قیام سے مراد ہے +

مذکورہ بالا خیالات یا احکامات شرعی پر ناظرین خود خیال کریں کہ کون کون عقلاً و نقلاً جایز یا ناجایز معلوم ہوتے اور کون کس کس کے مطابق یا مخالف ثابت ہوتے ہیں۔

(باقی آیندہ)

راقم

احقر۔ بہادر مسیح۔ مُستاد +

ایک لودیانوی محمدی صاحب نے جو آج کل محمدی اشاعت میں بڑے سرگرم ہیں۔ متی ۱۱ باب ۱۴ آیت پر یعنے "الیاس جو آنے والا تھا یہی ہے چاہے تو قبول کرو" یہہ اعتراض کیا ہے۔ کہ "مسیح علیہ السلام یوحنا کو الیاس قرار دیتے ہیں۔ حالانکہ یوحنا خود الیاس ہونے سے انکار کرتا ہے جیسا کہ یوحنا کی انجیل پہلا باب ۲۱ آیت سے ظاہر ہے۔ کہ جب یہودیوں نے یروسلم سے کاہنوں اور لاویوں کو بھیجکر اس سے پوچھا۔ کہ تو کون ہے۔ تو اس نے کہا۔ کہ میں مسیح نہیں ہوں تب اُنہوں نے اس سے پوچھا تو اور کون ہے۔ کیا تو الیاس ہے اس نے کہا میں نہیں ہوں وغیرہ

اب ہر دو آیت مذکورہ بالا میں تناقض لازم آتا ہے۔ اگر یہہ کہا جائے۔ کہ الیاس کی روح یوحنا میں آگئی تھی۔ تو اہل ہنود کا مسئلہ تناسخ ثابت ہوگا۔ اور مذہب عیسوی اور مذہب ہنود میں کچھ فرق نہیں رہے گا"

اکثر دیکھا گیا ہے کہ محمدی صاحبان کے اعتراض اکثر کلام الٰہی کی سرسری عبارت پر مبنی ہوئے ہیں۔ لیکن اگر وہ اس کے حقیقی مطلب کو غور سے ملاحظہ کریں تو کبھی اس قسم کے اعتراض نہ کریں۔ معترض صاحب کو معلوم ہو کہ یوحنا کے الیاس ہونے کے انکار سے یہہ مراد ہے۔ کہ یہودی اپنے نفسانی خیالوں سے ایسا گمان کرتے تھے۔ کہ الیاس اصالتاً مردوں میں سے جی اُٹھیگا۔ اسی لئے یوحنا نے ان کے گمان فاسد کو دور کرنے کے لئے وجوداً الیاس ہونے سے انکار کیا +

خداوند مسیح جن معنوں اور مشابہتوں میں یوحنا کو الیاس قرار دیتے ہیں وہ مفصلہ ذیل ہیں۔

اوّل۔ اور وہ یعنے یوحنا اس سے یعنی مسیح کے آگے الیاس کی طبیعت اور قوت کے ساتھ چلے گا۔ کہ باپ دادوں کے دلوں کو لڑکوں کی طرف اور نافرمان برداروں کو راستبازوں کی دانائی کی طرف پھیر کے خداوند کے لئے ایک مستعد قوم تیار کریگا + دیکھو لوقا پہلا باب ۱۷ آیت +

دوم۔ اور وہ اس سرگرمی اور مستعدی سے جو الیاس کی تھی چلیگا دیکھو پہلا سلاطین ۱۷ باب ۱۸ و ۱۹ آیت۔ و ملاکی نبی ۴ باب ۵ آیت +

سوم جیسا کہ الیاس صرف اصلاح دینے والا تھا۔ اور اُس کے لئے کسی نئی وحی کی ضرورت نہ تھی ویسا ہی یوحنا بھی اصلاح دینیوالا تھا۔ اس نے کسی نئی وحی کا دعوی نہیں کیا +

چہارم۔ جیسا کہ الیاس جنگل میں رہتا تھا۔ و اُسکی گذران جنگل میں توکل پر تھی ویسے ہی یوحنا بھی جنگل میں رہتا تھا۔ اور اُس کی خوراک جنگلی شہد اور ٹڈی تھی +

پنجم۔ جیسا الیاس اپنی پوشش میں سادہ لباس پہنتا تھا۔ ویسا ہی یوحنا بھی اونٹ کے بالوں کی پوشاک اور چمڑے کا کمربند اپنی کمر میں باندھتا تھا۔

مشابہت مذکورہ بالا۔ میری دانست میں حق کے تلاش کرنے والے کے لئے کافی ہیں اور یقین ہے کہ ہمارے معترض صاحب کو بھی ان سے پوری تسلی ہو جائیگی بشرطیکہ انصاف کی نظر سے ملاحظہ فرماویں +

راقم

مسیح الدولہ

لودیانوی

تماشا بہشت شداد

معروف بہ

جعلی سکوں کی بدولت جائداد

ڈیر مسٹر اڈیٹر

گوڈ آفٹرنون: پیارے اڈیٹر صاحب آپ اور آپ کے معزز ناظرین حیرت کے دریا میں غوطے کہا رہے ہوں گے۔ اور شاید بعض اوقات ایسا بھی خیال ہوتا ہوگا۔ کہ ہمارے سفری وقائع نگار بھنڈ ممالک متوسط کس خواب غفلت میں پڑے ہیں۔ کہ اس بارش کے موسم میں اپنے رنگیلے آرٹیکل نہیں بھیجتے: یہ بھی حضرت یہہ آپکی دعاؤں ہی کا ثمرہ ہے۔ کہ ہم اجل کے منہہ سے واپس آئے عرصہ ایک ماہ کا گذرتا ہے۔ کہ ہمکو ممالک مغربی و شمالی کی جانب سفر کا موقع ملا۔ اور چند دلچسپ حالات ہماری نوٹ بک میں قلم بند ہوئے۔ اُمید واثق ہے۔ کہ ہفتہ آیندہ ہدیہ ناظرین ہوں گے۔ تب ہم نعلی چالوں کی خوبیاں جھلکاویں گے اور خود کہا دینگے اور آپکو کہلاویں گے: اب اس وقت اپنے خاص مدعا کی طرف قلم کی باگ کو پھیرتے ہیں۔ اور اپنے معاصرین و ناظرین سے دست بستہ ملتمس ہیں۔ کہ آپ آج کا تماشا دونوں آنکھوں سے دیکھیے تھیٹر کے اندر نہ پردے ہیں۔ اور نہ کچھہ ساز و سامان۔ اور نہ ایکٹرس کا نام و نشان: اُستاد اُن ناٹک جسّل کی طغیانی میں غائب غلہ ہوئے۔ یاران وطن تو کس کالوں کے اندے کے سامنے۔ پرواہ رہے ہم اور ہمارے ناظرین: ہم دکھاتے ہیں اور آپ دیکھیں۔ کہ منیجر ناٹک شاہی سے سجے ہوتے ہیں اور بلا لوازمات و ساز و سامان کے تماشا دکہا سکتے ہیں +

(ڈو ہوڑا)

آپ سب صاحبان نے کسی نہ کسی تھیٹریکل کمپنی میں تماشائے بہشت شداد دیکھا ہوگا۔ اور بخوبی جانتے ہوں گے۔ کہ شداد کے حالات کہاں تک صداقت پر مبنی ہیں۔ پر یہاں پر بقول اوپان ہم کو بھی یہ ماننا پڑتا ہے۔ کہ شداد سے بڑھ کر اور کون ہوگا۔ کہ جس نے خدائی کا دعویٰ کیا۔ اور آخر کس بیہودگی کی موت مرا: پر اس روشنی کے زمانہ میں ایک اس قسم کا وقوعہ دکھاتے ہیں جس کے دیکھنے اور سننے سے سینہ دھڑک اُٹھیگا۔ اور ہر ایک کی زبان سے یہہ لفظ نکلیگا۔ کہ یہہ شداد ثانی پیدا ہوئے ہیں۔

تاریخ ۱۰ اگست ۱۹۱۲ء کو کیا دیکھتے ہیں۔ کہ مسمی چھوٹی لعل مصر قوم ہندو معافیدار بھنڈ ریاست گوالیار کے در دولت پر کالی وردی نظر آرہی ہے۔ اتنے میں یکایک کیا دیکھتے ہیں۔ کہ علاوہ پولس کے حکام عدالت و نیز رؤسائے نامدار بھی موجود ہیں: پہلے تو ہم نے خیال کیا۔ کہ شاید مصرجی مہاراج نے آج تمام حکام کو ساون کی تقریب میں نیوتا کہانے کے لئے بلایا ہے۔ اتنے میں یکایک ہمارے شکی وقائع نگار آملاقی ہوئے۔ اور بولے۔ کہ حضرت آپ سیاح ہیں۔ اور نامہ نگاری کا بھی کام کرتے ہیں۔ آپ کو یہہ معلوم نہیں۔ کہ حضرات پولس و نیز حکام عدالت اچھے بھلے میں بھی کسی کے یہاں آتے ہیں۔ یہہ تو واقعی گیارھویں کے مہابرہمن کہلاتے ہیں"۔ پھر ہم نے دریافت کیا۔ کہ حقیقت کیا ہے۔ تب تو ہمارا شکی وقائع نگار چرب زبانی سے بیان کرنے لگا کہ حضور چھوٹی لعل مصر قوم ہندو ساکنہ بھنڈ ریاست گوالیار ایک مشہور و معروف معافیدار و رئیس یہاں ہیں۔ جو کہ اپنا ثانی نہیں رکھتے ہیں: اپنے ہتھکنڈوں کی بدولت آج دن ایسے ہو رہے ہیں۔ کہ گویا تمام قوم ہنود آپ کے پاؤں پوجتی ہے۔ آپکے پاس کئی ہزار بیگہ زمین معافی کی ہے۔ اور آپ سال بسال زمین بڑھاتے ہی چلے جاتے ہیں۔ کوئی پوچھنے والا نہیں۔ کہ مصرجی مہاراج یہہ زمین معافی کی آپ کو کہاں سے ملتی ہے؟ اس وقت ہم کو ایک مثل یاد آئی۔ جو کہ ہم نے ممالک گجرات میں سنی تھی۔ کہ ایک بوہرہ (ایک قوم محمدی لوگوں کی ہے) رمضان کے مہینہ میں ہمیشہ یہہ کہا کرتا تھا۔ کہ جو کچھہ میں کرتا ہوں میرا اللہ بھی نہیں جانتا ہے۔ آپ جب سابرمتی میں غسل کو جاتے تھے۔ اُس وقت ایک غوطہ مار کے من مانا پانی پی آتے تھے۔ ایک روز آپ نے جو غوطہ مارا اتفاق سے اُس وقت ایک مچھلی گلے میں اٹک گئی۔ اُس وقت لوگوں نے کہا۔ کہ آپ فرمایا کرتے تھے کہ جو کچھہ میں کرتا ہوں میرا اللہ بھی نہیں جانتا ہے۔ پر لیجئے آج تمام دنیا تماشہ دیکھہ رہی ہے: اسی کے مصداق آج ہمارے مصرجی مہاراج کچہری کی بھینٹ ہوتے ہیں۔ لو بکرے کی ماں نے جو شیرنی بانٹی تھی بے سود نکلی۔ اور بیچارہ بکرا مارا جاتا ہے: مخفی نہ رہے۔ کہ جب چوروں و قماربازوں و جعلسازوں کی گردش کے ایام آتے ہیں اُس وقت بیدار مغز حکام بھی تشریف لاتے ہیں: جب سے کہ صوبہ جات بھنڈ میں جناب مسٹر محمد اسمٰعیل خاں صاحب ڈسٹرکٹ انسپکٹر آف پولس تبدیل ہو کر آئے ہیں اُس وقت سے بدمعاشوں کے چھکے ڈھیلے پڑ گئے ہیں آپکے حسن انتظام کی خوبی کا یہہ نتیجہ ہے۔ کہ بھنڈ میں شداد ثانی جو پیدا ہوا تھا آج اُسکی زیارت سبکو نصیب ہوتی ہے کئی ماہ کی جانفشانی کے بعد انسپکٹر صاحب نے مصرجی مہاراج کے یہاں جعلی سکے اور مصنوعی اُسناد پائے۔ آفرین ہے مخبر کو کہ اُس نے ایسے موقع پر خبر دی۔ کہ جس وقت مصرجی اپنی چارپائی پر جعلی سند اور سکے لئے ہوئے بیٹھے تھے فوراً پولس نے اپنے ساتھہ حکام عدالت و نیز رؤسائے نامدار کو لیجا کر مصرجی مہاراج کو گرفتار کیا۔ اور قلعہ میں لائے۔ اور مکان پر چار کانسٹیبلوں کا پہرہ کھڑا کر دیا: یہہ سکے کچھہ مہاراجہ بھدآور کے نام کے ہیں۔ اور کچھہ مہاراجہ گوالیار کے نام کے ہیں۔ اصلی سکوں میں اور ان جعلی سکوں میں کوئی امتیاز نہیں کر سکتا ہے: کہتے ہیں کہ مصرجی مہاراج کاغذ میں کوئی اس قسم کا مصالح دیتے ہیں جس سے۔ کہ وہ سیکڑوں برس کا پرانا معلوم ہونے لگتا ہے۔ اور بعد ازاں اُس کاغذ پر من مانی زمین لکھہ لیتے ہیں اور جعلی سکہ کر لیتے ہیں اور حکام کو دکھلا کر معافی میں زمین لے لیتے ہیں: نہ صرف خود ہی کے لئے ایسا کرتے ہیں۔ بلکہ دیگر برہمنوں کے واسطے سیکڑوں جعلی اسناد بنا دیتے ہیں: ان اگلے راجاؤں کی دی ہوئی اسناد پر نہ کوئی نمبر ہوتا تھا۔ اور نہ کسی اور کتاب کا حوالہ۔ حرف کیتھی زبان لکھی ہوتی تھی۔ اور سکہ ہوتا تھا:

بھی نہیں ... مہاراج نے ریاست کو لوٹ کھایا اور ان جعلی اسناد ... نے شناخت نہ کی ... ان صاحب نے کچھ زمین اپنے ... کے ... بھی لکھدی ہے۔ کیوں نہ ہو بقول شخصے مال مفت دل بے رحم آپ کے دادا صاحب صوبہ آف جانڈیر کے سالے ہیں۔

اب معزی مہاراج حوالات میں ہیں دیکھئے آگے کس طرح سُلجھے۔ اور اونٹ کس کروٹ بیٹھے۔

منیجر کی سپیچ

لیڈیز اینڈ جنٹلمین

آج کا تماشا کیا تھا گویا بغیر نمک کا پلاؤ تھا۔ خیر جو تھا سو تھا۔ اب تو کھا چکے۔ دیکھئے حضرات بشنداو نے خدائی کا دعویٰ کرکے اس دنیا سے منہ موڑا۔ اور اپنے نام کو کافروں کے دفتر میں چھوڑا۔ علی ہذا چھوٹی لعل نے جعلی سکے اور اسناد بنا کر نہ صرف راجہ اور معافی دار ہونے کا دعویٰ ہی کیا۔ بلکہ کرکے دکھا دیا۔ جہاں تک ہمارا تجربہ ہے ہم جانتے ہیں کہ جس قدر اس ریاست میں معافی کی زمین ہے شاید ہی کسی ریاست میں ہو۔ گمان غالب ہے کہ دیگر معافیداران کے پاس جعلی اسناد اور سکے نکلینگے اور علاوہ ازیں بہت سے ایسے معافیدار پڑے ہیں جو کہ معافی کی زمین پا رہے ہیں۔ اور سند وغیرہ کچھ بھی نہیں رکھتے ہیں۔ اگلے رلجاؤں نے برہمنان کو معافی کی زمین اس غرض سے دی تھی۔ کہ یہہ لوگ علم سنسکرت کو حاصل کریں۔ اور لوگوں کو وید پوران شاستر وغیرہ سنایا کریں۔ اب دیکھئے کہ یہہ لوگ معافی کی زمین پا رہے ہیں۔ اور راجہ کے گرو کہلاتے ہیں۔ وید۔ پوران شاستر ان لوگوں نے خواب میں بھی نہیں دیکھے ہیں۔ شرع ہنود کے موافق ان جہلا برہمنان کے پاس معافی کی زمین کا رہنا بجائے پُن کے پاپ میں داخل ہے۔ ہم نہیں جانتے کہ والیان ہند کب خواب غفلت سے جاگیں گے۔ اور اپنی ریاستوں کا انتظام خاطر خواہ کر سکیں گے۔ اے قوم برہمن تو جہہ ہو۔ اور سُن کہ یہہ زمانہ روشنی کا زمانہ کہلاتا ہے۔ اس میں تمہاری دال گلنا اور ستّو گو رپٹے مالا چلنا بہت مشکل ہے۔ وہ تاریک زمانہ اور راجہ چل بسے۔ اب اِس وقت یورپی تہذیب راجاؤں کے اوپر حاوی ہو رہی۔ پس تمہارے مکر اور فریب اب نہیں چلیں گے۔ ہوشیار ہو جاؤ۔ اب وہ دن جلد آنے والا ہے۔ کہ اس ملک ہند سے بت پرستی و خود پرستی نابود ہو جائیگی۔ اور ایک گلہ اور ایک گڈریا ہوگا۔ کاشکہ خدا کرے قوم ہنود گمراہی سے راہ راست پر آوے۔ اور سچے معبود کو ملکر ہمیشہ کی زندگی کی وارث ہووے۔ آمین۔

راقم

سفری وقائع نگار صوبہ ہند۔ ممالک متوسط

نورِ افشاں کا اثر صوبہ ہند میں

پیارے مسیحیو اس وقت ہم مسرت کے ساتھ اس بات کا اظہار کرتے ہیں۔ کہ جب سے ہم اس صوبہ میں آئے ہیں اُس وقت سے اعلیٰ حکام کے میل ملاپ کی وجہ سے ہر چار و عام ساتھ خوش خلاقی کے پیش آتے ہیں۔ اور اس قومی پرچہ کے دلچسپ مضامین سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ تاریخ ۱۴ اگست ۱۸۹۲ء کو بوقت شام ٹھاکر پورن سنگھ صاحب سیکنڈ ماسٹر ضلع سکول ہند ہمارے پاس بغرض ملاقات تشریف لائے۔ اور فرمانے لگے۔ کہ صاحب آپ کے یہاں سے نورِ افشاں ضلع انسپکٹر صاحب پولس کے یہاں جاتا ہے۔ سو کسی طرح ایک دوست کی عنایت سے مجھے بھی دیکھنے کو ملا۔ میں نے نورِ افشاں کے مضامین سے فائدہ کثیر اُٹھایا۔ عین نوازش ہوگی اگر آپ اخبار مذکور ہر ہفتہ مجھے دیکھنے کے لئے دیں گے۔ ہم نے کہا کہ بخوشی آپ دیکھ جایا کریں۔ علاوہ اس جنٹلمین کے دیگر اشخاص نورِ افشاں کو نیک نیتی کے ساتھ دیکھتے ہیں۔ اب آخر میں ہم اپنے معاصرین وقائع نگاران سے دست بستہ ملتمس ہیں کہ آپ سب صاحبان معزز لیڈیٹر اخبار ہذا کو اپنے اپنے دلچسپ مضامین سے امداد دیں گے۔

راقم

سفری وقائع نگار صوبہ ہند۔ ممالک متوسط

منقولات

ایک پڑھی اور سیاپے والی عورتوں میں بات چیت

ریل گاڑی میں ایک پڑھی لکھی عورت جا رہی تھی۔ دوسرے سٹیشن سے تین سیاپے والی عورتیں اُس میں سوار ہوئیں۔ اُن میں سے ایک کے کپڑوں کی بدبو سے تمام گاڑی بھر گئی۔ اُس کا لہنگا اور چادر گویا کسی موری کے رنگ میں رنگے تھے اور مکھیاں بھن بھن اُڑ رہی تھیں۔ اُن کے ساتھ ایک صاف پوشاک پہنے نوجوان آدمی تھا جو اسباب رکھکر دوسری گاڑی میں جا بیٹھا۔ سیاپے والی عورت گھونگھٹ نکالے بیٹھی رہی۔ پڑھی عورت نے بدبو سے بیچین ہو کر کھڑکی سے باہر منہہ کر لیا گاڑی چلدی۔ سیاپے والی نے گھونگھٹ اٹھا لیا۔

پڑھی عورت۔ بہن تم ایسا میلا کپڑا کیوں پہنے ہو؟

سیاپے والی۔ میرے سسر کا بھائی مر گیا اُس کا سوگ ہے۔

پڑھی عورت۔ سوگ سے اور میلے کپڑوں سے کیا تعلق!

سوگ میں چاہیے زیورست پہنو میلے تماشوں میں نہ جاؤ کسی کے بیاہ شادی میں شریک نہو۔ گانے ناچنے میں شامل مت ہو سو یہہ باتیں تم سب کرتی ہو۔ فقط کپڑوں پر دنیا بھر کی غلاظت لا سوگ دکھاتی ہو۔ میں نہیں سمجھتی تمہارا خاوند کس قسم کا آدمی ہے جو تمہیں ایسے کپڑے پہننے کی اجازت دیتا ہے؟

سیاپے والی۔ (جلدی سے) میرا خاوند تو رات دن ان کپڑوں کی وجہہ سے مجھسے لڑتا جھگڑتا ہے۔ اُس نے گھر کا آنا مجھسے بولنا تک بند کر دیا۔ وہ کہتا ہے اگر تو ایسی رہے گی تو میں تجھے بالکل چھوڑ دوں گا۔ مگر کیا کروں۔ ایسا نہ کروں تو ساس نندیوانی جٹھانی کنبے برادری کی سب عورتیں مارے طعنوں کے مجھے کھا جاویں! +

بڑھی عورت۔ معلوم ہوا تم کو اپنے خاوند کی خوشی کوئی چیز نہیں۔ لوگوں کی خوشی کو اچھا سمجھتی ہو۔ یہہ بڑی بھول ہے۔ عورت کا تعلق بیاہ کے دن سے خاوند کے ساتھ ہو جاتا ہے۔ اُس کی خوشی میں خوش رہنا اُس کا حکم ماننا یہہ ہی اُس کا پرم دہرم ہے۔ دیکھو دہرم شاستروں میں عورت کے لئے خاوند کا حکم ماننا لکھا ہے۔ کنبہ پروار بھائی برادری کے حکم کا کہیں نہیں۔ دُنیا بھر کی اچھی عقلمند پتی ورتا ستی استریاں خاوند کا حکم سب سے مقدم جانتی ہیں۔ افسوس تم اُس کی کچھ بھی پروا نہیں کرتی۔ فرض کرو تمہارے خاوند نے جیسا تمہیں چھوڑ دینے کو کہا ہے ایسا کیا تو تمہیں عمر بھر کے لئے کتنا دُکھ ہوگا۔ یہہ سیاپے سے خوش رہنے والی تمہاری بات بھی نہیں پوچھیں گی اس لئے تم کو چاہیے کہ خاوند کو خوش رکھو۔ علاوہ بریں غلیظ رہنے سے بدن روگی رہتا ہے۔ کئی طرح کی بیماریاں اس میلے پن سے گھر میں بنی رہتی ہیں۔ بچے بیچارے ہر وقت روگی سوکھی ٹہری نکلے مرجھائے رہتے ہیں۔ کسی اچھی عورت کے پاس تم بیٹھ نہیں سکتی۔ تمہارے کپڑوں کی بو پاس کے بیٹھنے والے کو نفرت دلاتی ہے +

دوسرے سیاپے والی۔ ہاں بہن سچ کہتی ہو۔ دہرم امرت سر کی طرف۔ اچھے اچھے گھروں کی کئی عورتوں نے اسی سیاپے کی بدولت اپنے خاوندوں کو نرک میں پہنچایا اور اب روتی ہیں۔ انہیں صاف رہنے کو اُن کے خاوندوں نے بہت کہا مگر اُنہوں نے ایک نہ مانا۔ آخر وہ مرد بچے تو تھے ہی بس جہاں جی آیا خوشی کی۔ کئی کے گھروں میں بازاری عورتیں آ بیٹھی ہیں اور اُن کی عورتیں سیاپے کی جان کو رو رہی ہیں +

بڑھی عورت۔ پھر دیکھو تم سچ سمجھ کے جانتی ہوئی بھی اس کا پیچھا نہیں چھوڑتی یہہ کیسے افسوس کی بات ہے +

تیسری سیاپے والی۔ بہن یہہ جو کچھ تم نے کہا سب ٹھیک ہے مگر خاوند کے پیچھے بھائی برادری سب تھوڑا چھوڑ دیں گے۔ ان کی کیا۔ وے تو پڑھ لکھکر پاگل ہو گئے۔ ہمارا گذر تو ایسا کئے بنا نہیں ہوتا۔ ہمیں تو لڑکی لڑکوں کے بیاہ شادی کرنا ہے۔ بھائی برادری سے برتنا ہے۔ خاوند کا کیا۔ رات کا کچھ دیر ہے۔ دن بھر باہر رہتا ہے۔ کام تو عورتوں سے پڑیگا۔ دن بھر تو انہیں میں بیٹھکر کاٹنا ہے۔ سوگ سیاپے میں نہ جائیں تو کہاں رہیں +

بڑھی عورت۔ تم بڑی غلطی پر ہو۔ سیاپا کوئی چیز نہیں دہرم شاستر میں تیرہ دن کے سوائے کہیں ایسا سوگ نہیں لکھا۔ مُردے کو بھی اس سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔ تمہارے گھر میں لڑائی۔ گھر کی چیز تتر بتر۔ بالک گلیوں میں سوتے ہیں کیونکہ جب گھر کی رانی ہی ہر وقت لوگوں کے سیاپے میں بیٹھی گپیں اُڑایا کریں گی تو وہ گھر کیا خاک بنے گا ! +

ہاں ایک بات تو بتاؤ (سیلے کپڑے والی کی طرف مُنہ کرکے) تمہارا خاوند تو اچھے سفید کپڑے پہنے ہے۔ چاہیے تھا کہ وہ سوگ کرتا اُس کا سگا چچا تھا۔ تمہارا تو زیادہ نزدیک کا رشتہ بھی نہیں ہے +

سیاپے والی نے شرمندہ ہو اپنی گٹھری کھول سفید چادر اوڑھلی اور بدبودار کپڑوں کو دور کر کہا کہ آج سے تمہاری باتوں پر عمل کروں گی +

اتنے میں اُن کا سٹیشن آن پہنچا خاوند اپنی بیوی کو صاف کپڑوں میں دیکھ نہایت ہی خوش ہوا اور دونوں بڑھی عورت کو دعا دیتے اپنے گھر چلے گئے + (آریہ دین)

واقعات و اخبار

بھیرہ میں گاؤکشی کا قابل افسوس معاملہ

(نامہ نگار بھیرہ ناقل ہے)

ہم آج ایک ایسے مضمون کو یہاں درج کرتے ہیں جس مضمون پر ہمنے دیگر اخبارات مذہبی کی طرح آجتک ایک لفظ بھی نہیں لکھا اور نہ ہم ایسے مضمونوں پر کچھ لکھنا ہی مناسب خیال کرتے تھے مگر محض اس خیال سے کہ یہہ ہمارے شہر کا معاملہ ہے علاوہ بریں اس خیال سے کہ یہہ ہمارا عین فرض ہے کہ ہم پبلک پر ہر ایک بات کو جو کہ قابل اظہار کے ہو بغیر کسی قسم کی رو رعایت کے روشن کر دویں اس لئے ہم گاؤکشی کے معاملہ پر جو کہ ۱۱ اگست سنہ ۱۹۰۳ء کو دن دہاڑے دو مسلمان بلوچوں نے کسی خاص باعث سے ہندوؤں کو محض اشتعالک دلانے اور فساد برپا کرنے کے واسطے کیا اور خاص کر ایک ایسے دن پر جو کہ بچہ بادشا کا ایک متبرک دن اہل ہنود کا تھا اور واضح ہو کہ اس روز مبارک پر اہل ہنود گاؤ ماتا کو پوجتے ہیں اور اُسکا دودھ تک نہیں پیتے اور بلحاظ گئو ماتا کی پوجا کے دن کے گائے کا گھی اور دہی تک بھی استعمال میں نہیں لاتے اور اس دن اہل ہنود صاحبان صرف چنے اور بھینس کے دودھ پر گذارہ کرتے ہیں اور ان مسلمان بلوچوں نے ایک ایسی جگہہ پر جو کہ کمیٹی کے احاطہ میں تھی اور جو کہ ہندوؤں کا گذرگاہ تھا اور جس زمین کا مالک بھی ایک ہندو ہی تھا اور جس کے قریب ہندوؤں کے کو ٹھا صاحبان

ایک گاؤکشی کی گئی +

کا ایک تیرتھ استھان ہے اور قریب ہی اسی جگہہ کی لالہ میتا داس
صاحب وکیل کا باغ ہے اس قسم کا حیرت انگیز و مفسدہ برپا کرنے
والا معاملہ کیا مگر ان ہندو بیچاروں مصیبت کے ماروں نے اپنے
سینوں پر پتھر رکھکر کسی قسم کا دنگہ نہ کیا اور اسی وقت تھانہ میں
رپورٹ کر کے چلے گئے۔ بعض اس خیال سے کہ ہماری عادل مہربان
گورنمنٹ اس کا بدلا ان شرارتی بلوچوں سے لے گی۔ مگر پولیس
نے اس وقت کہ کوئی حکم یا استغاثہ نہ تھا قانوناً کارروائی کی آخر کار
انہوں نے تحصیلدار صاحب کو عرضی دی تحصیلدار صاحب
بھیرہ نے عرضی واسطے تحقیقات کے ڈپٹی انسپکٹر پولیس کے
پاس بھیجدی (اور صبح دس بجے اس مذہبی واقعہ کے دن
یکایک بھیرہ کی طرف سے تار کی خبریں ڈپٹی کمشنر صاحب اور کمشنر
صاحب اور گورنمنٹ کی خدمت میں شکایت پولیس وغیرہ کے
متعلق کہ ایسا واقعہ گاؤکشی کا بھیرہ میں ہوگیا ہے جس سے فساد
وغیرہ کا اندیشہ ہے کوئی خاص انتظام فرمایا جاوے) ڈپٹی انسپکٹر
بھیرہ میں نہ تھا باہر کسی موقع کی تحقیقات کے لئے گیا ہوا تھا۔
قریب شام کے پولیس نے بتعمیل حکم ملاحظہ موقع کے لئے سپاہی
تعینات کئے۔ اس عرصہ میں گوشت وغیرہ موقع سے اٹھایا
گیا تھا گو نشانات وغیرہ تھے اور یہہ گوشت بھی شہر میں لاکر
شارع عام میں اور ہندوؤں کے گھروں کے مقابل اس ناقص
گوشت کو پکایا جس سے اور بھی حال ہنود کے دلوں کو دکھایا
۱۰ بجے بہر عرضی بھائی آیا سنگھ صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر
کی خدمت میں دو آدمی لائے اُس وقت کوئی اندیشہ فساد وغیرہ
نہ تھا جس کے باعث ڈپٹی صاحب نے فرمایا کہ تحصیلدار صاحب
کو دو +

ناناراؤ باغی

بمبئی میں مشہور کے خونخوار غدار نانا صاحب کے گرفتار
ہونے کی خبر جو اخبار مارننگ پوسٹ الہ آباد نے شایع کی
تھی خالی از علت نہیں تھی۔ بات ضرور تھی جس کا بتنگڑ بنایا گیا
ایک کاٹھیاواڑ کا نامہ نگار انگریزی اخبار کو لکھتا ہے کہ سررشتہ پولیس
میں کئی دن سے خفیہ تحقیقات ہو رہی تھی جس نے آخرکار ایک
ظہورت کی صورت اختیار کی کہ ایک بڈھا آدمی پکڑا گیا ہے جو کہتے
ہیں کہ نانا صاحب ہے کرنل ہینک صاحب کی غیرحاضری میں
کرنل ہنٹر صاحب نے سنیچر گذشتہ کو اس کی تحقیقات شروع
کی۔ یہہ خیالی نانا صاحب چوتیانہ کے متصل اننت پور بعد لگاؤ
میں پکڑا گیا تھا کیونکہ گانجے کے نشے میں اُس کے منہہ سے
کچھ اناپ شناپ نکل گیا تھا۔ چنانچہ کانپور سے ایک عمر رسیدہ
یورپین اور دو دیسی اُس کی شناخت کے لئے بلائے گئے
لیکن وہ تینوں ۲۶ تاریخ کو واپس کانپور ہوئے کیونکہ دیکھتے
کے ساتھ ہی اُنہوں نے کہا کہ یہہ شخص نانا صاحب نہیں ہے۔ اس
کی عمر قریب ۶۵ برس کی ہے۔ بدن کا دبلا پتلا ہے اور لمبی داڑھی
ہے۔ اُس سے کئی سوالات پوچھے گئے لیکن کوئی بات مترشح
نہ ہوئی۔ چنانچہ وہ بھی چھوڑ دیا گیا ہے + (عام)

گوہنا کی جھیل

گوہنا کی جھیل کا کسی قدر حصہ ٹوٹ گیا ہے جو بربادی
سے خالی نہیں ہے لیکن بڑا حصہ ابھی بدستور کھڑا ہے اور خدا کرے
کہ یہہ بند ٹوٹے۔ جھیل تین روز تک لبالب رہی اور پانی بند
میں سے ٹپکتا رہا اور اوپر سے بھی مثل آبشار گرتا رہا۔ اتنے میں
دیکھا کہ جھیل کا پانی یکلخت کئی فٹ کم ہوگیا ہے شاید زمین میں
دھنس گیا ہے یا بند کے مسامات میں سما گیا ہے۔ اس کے بعد خبر
آئی کہ بند کا اوپر کا حصہ بوجہہ کمزوری کے ٹوٹ گیا۔ یہہ طوفان
۲۲ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے تمام وادی میں پھیل گیا اور کہیں
کہیں پانی ۲۰۰ فٹ گہرا تھا۔ رکھی کیش کی خبر ہے کہ ۲۶ تاریخ کو
۸ بجے صبح کے یہہ سیلاب آیا اور ۱۱ بجے تک ۳۰ فٹ پانی چڑھ
گیا لیکن اس کے بعد اترنا شروع ہوا۔ دیو پریاگ اور لچھمن جھولہ
کے آویزاں پل بہہ گئے ہیں لیکن برج بدستور کھڑے ہیں بیشمار
مقدار چوب اور درختوں کی جو جڑ سے اکھاڑے گئے تھے بہتی
ہوئی نظر آئی۔ دریا کا نظارہ عالیشان تھا اور ایسا معلوم
ہوتا تھا کہ سمندر زور شور سے موجیں مار رہا ہے۔ گوہنا میں
کئی روز سے بادل چھایا ہے اور بارش ہوتی ہے۔ اور دھند ایسی
پھیلی ہے کہ نظارہ کا لطف جاتا رہا۔ جھیل بدستور ہے ۲½ میل
لمبی ½ میل چوڑی اور زیادہ ۵۰۰ فٹ گہری ہے۔ ہندی کی شہتیریں
بشکل ہوگئی ہیں اور دھستی جاتی ہیں۔ الکنندا کے سنسان علاقہ
سے خبر آئی ہے کہ جا بجا پانی کی گہرائی عظیم ہے + (منہ)

سمندر میں ہوٹل

امریکہ کے ایک ہوٹل پروپرائٹر نے جن کا نام مسٹر چارلس
کوئن ہے بحر اوقیانوس میں ایک مصنوعی جزیرہ بنانے کا ارادہ
کیا جس پر موسم گرما کے رہنے کے قابل ایک نہایت بڑا ہوٹل
بنایا جاویگا جس میں علاوہ بے بدل نظارہ اور عالیشان ہوٹل کے
خاص خوبی یہہ ہوگی کہ صحت محفوظ رہیگی اور معدہ درست رہیگا
جس مقام پر یہہ جزیرہ بنایا جاویگا وہاں ایک ڈگر نما کے سہارے
پر ایک سفید جھنڈا نصب کیا گیا ہے جس پر سرخ رنگ کا نشان
بنا ہے اس مقام پر پانی ستر فٹ گہرا ہے۔ جزیرہ لانگ کے کنارہ
سے دس میل کے فاصلہ پر یہہ مقام ہے۔ یہہ مقام کسی حکومت
کے حدود قلمرو میں واقع نہیں ہے پس مالک کو موقع کے واسطے
نہ تو کوئی کرایہ دینا پڑیگا اور نہ کسی قسم کا ٹیکس اور جو قانون وہ
چاہیگا جاری کرے گا۔ اس جزیرہ کا نام اٹلانٹک ہوگا اور
اس کے بنانے پر دس لاکھ ڈالر کے خرچ کا تخمینہ کیا گیا ہے +

سرکاری ملازمت اور مڈل کی قید

ممالک شمال مغربی میں امتحان مڈل کے نتیجہ سے بہت
ناراضی معلوم ہوتی ہے۔ کئی صاحبوں نے اخبار پائونیر
میں لکھا ہے کہ یہہ امتحان فضول ہے اور مڈل کی سند کی قید سرکاری
ملازمت کے لئے بالکل غیر مکتفی ہے۔ موجودہ زمانہ کا مڈل پاس
شدہ سرکاری ملازمت میں بجز محرری کے کوئی کام نہیں کر سکتا

اور چپڑاسی کے لئے بھی جسمانی مضبوطی درکار ہوگی :۔ نہ وہ کوئی عبارت صاف پڑھ سکتا ہے اور نہ کسی عبارت کا ترجمہ سمجھ سکتا ہے۔ اور ان تحریروں میں زور دیا گیا ہے کہ گورنمنٹ کو مناسب ہے کہ بجائے مڈل کے انٹرنس کے سارٹیفکٹ کی قید ملازمت کے لئے قایم کیجاوے اس کے بعد ایک صاحب نے لکھا کہ ابکے امتحان مڈل کا نتیجہ بالکل عجیب نکلا۔ کیا معنے کہ جن امیدواروں کی نسبت استادوں کا خیال بنسبتہ یقین کے تھا کہ ضرور پاس ہوں گے وہ تو فیل ہو گئے اور جن کی نسبت مطلق اُمید نہیں تھی اُن کے نام پاس لِسٹ میں پائے گئے۔ ایک اور صاحب نے اس بیان کی تصدیق شایع کی یہہ ایک سخت الزام ہے جو ممتحنوں کی غفلت پر عاید کیا جا سکتا ہے اور خوشی کی بات ہے کہ جی ٹیبو صاحب بہادر رجسٹرار امتحان مڈل انگلش نے راقم مضمون سے بذریعہ اخبار پایونیر دریافت کیا ہے کہ وہ مہربانی سے ایسے چند اُمیدواروں کے نام ظاہر کریں جو لایق تھے اور فیل ہوگئے ... اور جو نالایق تھے اور پاس ہوگئے: یہہ دیکھنا باقی ہے کہ نام ظاہر کئے جاویں گے یا نہیں +

بابو نشی کانت چٹرجی

کلکتہ کے اخبار انڈین مرر میں یہہ خبر شایع ہوئی تھی کہ حیدرآباد دکے نواب پچشم خاں کی دختر کے ساتھ جن کی نج کی جائداد کی سالانہ آمدنی چند ہزار روپیہ ہے ڈاکٹر نشی کانت چٹرجی صاحب نے جو عظیم یورپین شہرت کے عالم فاضل ہیں یہانتک کہ جرمن اور روس کی یونیورسٹیوں میں پروفسری کرچکے ہیں آبائی مذہب ترک کرکے اور دین اسلام (شیعہ) قبول کرکے شادی کرلی۔ یہاں تک لکھدیا تھا کہ سنی ہون کے لئے فلاں مقام تجویز ہوا ہے۔ یہہ خبر اور بھی بہت سے انگریزی اخباروں نے شایع کی تھی سو اب معلوم ہوا کہ خبر مذکور غلط ہے اور یہہ غلطی اخبار ہند دکے حیدرآبادی نامہ نگار نے ظاہر کی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ڈاکٹر صاحب نے نہ دین اسلام قبول کیا اور نہ صاحب جائداد دختر سے شادی کی وہ مذاہب کے لحاظ سے تھیوسوفسٹ ہیں یعنے تمام مذاہب کو سچا خیال کرتے

ہیں اور ذاتی خیال سے برہمسٹ ہیں :۔ چونکہ بغیر آگ کے دہواں نہیں ہوتا اس لئے افواہ مذکور میں صداقت صرف اسقدر بیان کی جاتی ہے کہ جن دنوں ڈاکٹر نشی کانت صاحب حیدرآباد کالج کے عہدہ پرنسپل سے علیحدہ ہوئے تھے اُن ایام میں اس قسم کی درخواست اُن سے ضرور کی گئی تھی لیکن نہ تو وہ ذاتی مذہب کے ترک کرنے کو پسند کرتے تھے اور نہ یہہ چاہتے تھے کہ قبل دیکھنے دُلہن کے وہ ایک ایسی صاحبزادی کو گھر والی بنائیں جنکے مزاج وغیرہ سے وہ ناواقف ہیں +

عجیب مقدمہ فیصلہ طلب

فرانس کے مقام لیفودی میں ایک شخص مارے بیماری کے قریب المرگ تھا۔ ڈاکٹروں کی تشخیص تھی کہ خون کم ہے۔ اگر کسی تندرست کا خون اس کے بدن میں پہنچایا جاوے تو بچ سکتا ہے۔ مریض کے مالی نے کہا کہ میں خود دینے کو تیار ہوں چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور مریض بھلا چنگا ہوگیا۔ کچھ عرصہ بعد مالی بیمار پڑا اور اُس نے یہہ سمجھکر کہ خون کے دلینے کے باعث یہہ مرض پیدا ہوا ہے اپنے مالک پر ساٹھہ ہزار فرینک کا دعویٰ عدالت میں دایر کیا۔ عدالت نے تین تجربہ کاروں کو اس مقدمہ کی بابت تحقیقات کرنے اور رائے دینے پر مقرر کیا لیکن پیشتر رپورٹ کے پیش ہونے کے مریض مرگیا۔ اس کے بعد اُس کی بیوہ نے اس دعویٰ کی پیروی کی اور اب خبر آئی ہے کہ عدالت اپیلانی نے فیصلہ مدعاعلیہ کے حق میں نافذ کیا ہے۔ مالی کی لاش کے ڈاکٹری امتحان سے ثابت ہوا تھا کہ معدہ پر دنبل نکلنے کی وجہہ سے وہ فوت ہوا ہے اور عدالت نے کہا کہ اگر موت کا باعث کمی خون ثابت ہوتا کہ جس کے باعث وہ مرض کا پورا پورا مقابلہ کر سکتا تو بھی چونکہ اُس نے خوشی خاطر سے اپنے آقا کے فائدہ کے لئے اپنا خون دینا منظور کیا تھا اس باعث آقا ہر قسم کی مالی جوابدہی سے بری ہے۔ اس بنیاد پر دعویٰ بالکل خارج کر دیا +

علی گڈہ

انیس ہند کا کارسپانڈنٹ لکھتا ہے کہ :۔ یہاں مقلد وغیر مقلدوں کا جھگڑا تو چلا ہی جاتا ہے۔ اب نیا شگوفہ کھلا ہے کہ کسی بدمعاش نے ایک پارسل شیرینی کا خورجہ سٹیشن سے بنام مولوی لطف اللہ جو اہل اسلام میں ایک بزرگ عالم فاضل حنفی المذہب ہیں جن کا فتویٰ تمام مسلمانوں میں مانا جاتا ہے روانہ کیا۔ اور نیز ایک خط بنام مولوی صاحب جس میں فرضی نام کا فرضی نام ہے آیا۔ اُس کا مضمون مختصر یہہ ہے "چونکہ میں ایک عرصہ سے بیمار تھا اور میری والدہ نے یہہ نیت کی تھی کہ جب میں اچھا ہوں غسل صحت کروں تو مجلس میلاد شریف کی جاوے اور آپ پڑھیں۔ چنانچہ آپ کا طلب کرنا وقت پر ملتوی رکھا گیا اور مجلس کی گئی۔ اب یہہ حصہ شیرینی کا ارسال ہے آپ نوش فرماتے" جس وقت وہ پارسل آپ کے مکان پر آیا تو آپ کانپور میں تھے وہ شیرینی امانت رکھی رہی۔ جس وقت آپ تشریف لائے تو وہ پارسل پیش کیا گیا آپ نے تبرک خیال کرکے نصف لڈو کھایا کہ گرمی معلوم ہوئی اور استفراغ ہوا اور گرمی نے ترقی کی۔ مکرر استفراغ ہوا۔ معاً حکما و ڈاکٹران کو طلب فرمایا کیفیت بیان کی اور شیرینی دکھائی تو معلوم ہوا کہ سنکھیا شیرینی میں ملایا گیا ہے۔ کیونکہ لقیہ لڈؤں میں ریزے سنکھیا کے پائے گئے۔ تب ادویات کی مدد سے جو کچھ اثر مولوی صاحب کے پیٹ میں تھا سب نکالا گیا اور مولوی صاحب بفضل خدا بچگئے اور پلیس تفتیش میں سرگرم ہے +

ہمارے ناظرین ضرور خیال فرما سکینگے کہ یہہ کارروائی اُسی شخص کی ذات سے ہوئی ہے جس کو مولوی صاحب سے مذہبی عناد ہوگا +

پادری سی ڈبلیو فورمن صاحب کی وفات پر لاہور کے غیر مسیحی اخبارات کے سچے ریمارک

لاہور کے بزرگ پادری سی۔ ڈبلیو فورمن صاحب مرحوم کی ہر دلعزیزی و انسان دوستی کا یہ ایک ثبوت ہے کہ غیر مسیحی اخبارات اُن کی وفات حسرت آیات پر حسب ذیل خامہ فرسا ہیں۔ لاہور کا مشہور روزانہ اخبار عام لکھتا ہے:-

"لاہور کے مشہور پادری فورمن صاحب نے شملہ میں نہیں۔ کسولی میں وفات پائی ۔ ۲۹ تاریخ کی صبح کی گاڑی میں آپ کی لاش لاہور آگئی جس کی پیشوائی کے لیے بہت سے مشنری لوگ اور عیسائی سٹیشن پر گئے تھے ۔ ۵ بجے اُس کا جلوس نکالا گیا اور لاش کو عیسائی قبرستان میں دفنایا گیا۔ اُس روز لاہور میں صاحب مرحوم کے جنازہ کی وہ دہوم دہام رہی۔ کہ اس سے پہلے کبھی دیکھنے میں نہ آئی تھی۔ قریب تین بجے کی گاڑی میں پادری صاحب کی لاش ریلوے سٹیشن پر پہنچی - ہزارہا خلقت - انگریز مرد و عورت - دیسی شریف آدمی بڑے بڑے افسر اور طالبعلموں کی بھیڑ تھی - قریب سو کے گاڑیاں تھیں - آگے آگے سیاہ گاڑی میں پادری صاحب کی لاش تھی - اور اُس کے پیچھے تمام دیسی و انگریز شرفا پیدل اور گاڑیوں میں چلتے تھے - قریب شام لاش قبرستان میں دفنائی گئی ٭

"ڈاکٹر فورمن صاحب مقام کنٹکی امریکہ میں ۲۱ مارچ ۱۸۲۱ء کو پیدا ہوئے تھے - اور پرسبٹیرین مشن کے کام پر ۱۸۴۷ء میں پنجاب میں آئے تھے ۔ وہ ایک سال پہلے لودہیانہ میں رہے اور بعد ۱۸۴۹ء سے بالکل لاہور کو ہی اپنا وطن بنالیا ۔ آپ اس عرصہ میں تین دفعہ امریکہ گئے لیکن ایک برس سے زیادہ وہاں نہیں رہے ۔ لاہور میں اُن کی صورت سے بچہ بچہ اور بوڑہا بوڑہا واقف تھا ٭

"۳۱۔ اگست کو رنگ محل میں پادری فورمن صاحب کی وفات پر اظہار رنج و ہمدردی کرنے کے لئے ایک بڑا جلسہ ہوا۔ خلقت سے تمام ہال پُر تھا ٭ پریسیڈنٹ جلسہ راے بہادر پریم ناتھ صاحب بہادر مقرر کئے گئے آپ نے بھی تقریر فرمائی اور اَور کئی اصحاب نے انگریزی اور اُردو میں تقریریں کیں ۔ مرحوم پادری صاحب کے اخلاق حمیدہ کی تعریف کی گئی - اور انگریزی تعلیم پنجاب میں پھیلانے کا شکریہ ادا کیا گیا ۔ آخر میں پادری صاحب کی یادگار قایم کرنے کی تجویز اتفاق رائے سے منظور ہوئی ۔ ایک سب کمیٹی مقرر کی گئی جو چندہ جمع کریگی - اور پھر سوچ سمجھ کر یادگار تجویز کریگی جس کے لئے ایک اور جلسہ ہوگا ٭

آفتاب پنجاب لکھتا ہے کہ:-

"ہم دلی رنج سے یہ خبر لکھتے ہیں - کہ پادری فورمن صاحب جن کی مساعی جمیلہ سے پنجاب میں انگریزی تعلیم نے فروغ پایا کسولی پر راہی ملک بقا ہوئے ۔ آپ کا جنازہ ۲۹۔ اگست کو بہ نہایت شان و شوکت کے ساتھ لاہور میں لاکر اعلیٰ درجہ کی تعظیم و تکریم سے دفن کیا گیا ۔ پادری صاحب کی عمر ۷۰ سال کی تھی - اور انہوں نے تمام زندگی میں کبھی کوئی منشی شی استعمال نہیں کی تھی - اور اپنی زندگی اشاعت تعلیم میں جس کا بیڑا انہوں نے اُٹھایا ہوا تھا نہایت سرگرمی کے ساتھ بسر کی ۔ پادری صاحب کی دائمی مفارقت سے علی العموم سخت قلق ہوا ہے - اور مشن سکول اور کالج تعظیماً ایک ماہ کے واسطے بند کئے گئے ہیں ٭

دولت کی فراوانی

یونائیٹڈ اسٹیٹس امریکہ کی دولت ۱۰ ارب ۴۴ لاکھ ۵۰ ہزار ۷ سو ۹۴ پونڈ ہے۔ اِس دولت سے اگر ایک سونے کی اینٹ ایک مربع فٹ مہیا کی جائے اور اُن اینٹوں سے ایک فٹ موٹی اور ۸ فٹ اونچی دیوار بنائی جائے تو وہ دیوار ۳۴ سیل سے زیادہ لمبی

ملکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

لارڈ ہارلس نے لنڈن کے ہوس آف لارڈز میں ایک دلچسپ تقریر کے دوران میں کہا کہ جو لوگ کہتے ہیں کہ ہندوستان محض تلوار سے قابو ہو سکتا ہے وہ غلطی پر ہیں - بقول اُن کے برٹش حکومت رعایا کی رضامندی پر مبنی ہے جس کے بغیر تلوار نکمی ہوگی ٭

انگلستان میں مکتی فوج کی سوشیل کوشش کے ذریعہ گیارہ لاکھ عورتیں بدکاری سے بچائی گئیں - مکتی فوج اُن لوگوں کے بچانے میں جو زیادہ تر بدی میں گرفتار ہیں زیادہ توجہ اور کوشش کرتی ہے ٭

شاہ اٹلی پانچ ارب ۹۲ کروڑ روپیہ کے مقروض ہیں - اِس قرض کے سود میں ہر سال ۲۹ کروڑ روپیہ دیا جاتا ہے۔ اتنا قرض کسی سلطنت کے ذمہ نہیں ہے ٭

فرانس میں غرق شدہ جہازوں کو ڈھونڈھ نکالنے کے لئے ایک خاص جہاز تیار ہوا ہے - اس جہاز کے چراغوں کی روشنی ۹ کروڑ موم بتیوں کی روشنی کے برابر ہے ٭

لنڈن کے سب سے بڑے ٹیلیگراف آفس میں رات دن ٹیلیگراف لینے اور دینے والے ملازموں کی تعداد ۳ ہزار ہے - از انجملہ ایک ہزار عورتیں ملازم ہیں ٭

زار روس کے پاس ایک مصاحب آپ کے ہم شکل ہے جب کبھی زار بیماری یا کسی ضروری کام کے باعث ایوان شاہی سے برآمد نہیں ہوتے تو زار کے دیدار کا کام اُس مصاحب سے لیا جاتا ہے ٭

قاہرہ میں بعض پاشاؤں پر یہ سخت جرم قایم ہوا ہے کہ وہ غلام لڑکیاں خریدتے ہیں خفیہ تحقیقات کے بعد دو بڑے سر آوردہ پاشاؤں کا گرفتار کرنا قرار پایا تھا ٭

چین سے پادری وائلی صاحب کلچ مشنری کے قتل کا معاوضہ کڑے طور پر حاصل کیا جائیگا جیسا کہ جنگ

نوٹ: لیکن صبح کی گاڑی میں لاش نہ آئی اور لوگ واپس چلے گئے (ایڈیٹر)

چینیوں اور جاپانیوں کے درمیان باہمی رنجش روز افزوں ترقی پر ہے - جاپانی مارے جوش کے ارادہ کرتے ہیں کہ پیکن دار الخلافہ چین پر حملہ کریں - خیال کیا جاتا ہے کہ یہہ جنگ بہت طول کھینچے گی +

ینگیانگ کی لڑائی میں جو ۱۰ - ۱۸ اگست کو ہوئی تھی جاپان کے چودہ سو آدمی قتل ہوئے - اس جنگ میں چینی سپاہ نے بڑا کام کیا اور توپوں کی باڑہوں سے جاپانیوں کے چھکے چھوٹ گئے +

چین کے وزیر اعظم نے حکم دیا ہے کہ چینیوں کے استعمال کے لئے جو چیزیں درکار ہیں وہ چین ہی میں تیار ہوں - اس سے ملک کے صناع اور حرفت پیشہ لوگوں کے لئے دربارہ معیشت بڑی گنجایش نکل آویگی +

نیوچوانگ میں ایک سکاچ شنری مسٹر ڈیلی کے قتل پر چینی وائسرائے نے برٹش سفیر کے آگے نہایت رنج وافسوس کا اظہار کیا ہے - اور اقرار کیا ہے کہ قاتلوں کو سزا دی جاوے گی اور مقتول کے رشتہ داروں کو معاوضہ ملے گا +

یورپ میں ایک لاکھ ۳۰ ہزار میل ریلوے جاری ہے اور امریکہ میں ۱۰۱۰ ۹ میل ہے - افریقہ میں ۵۵۳۰ ریلوے ہے - ایشیا میں ۳۰ ۶ ۷ ۱ آسٹریلیا میں ۱۱۱ ۴۰ میل ہے +

روئے زمین پر سلسلہ تار زیر آب کی لمبائی ایک لاکھ تیرہ ہزار میل ہے جس میں نوے فی صدی پرائیویٹ کمپنیوں نے بنایا ہے کل لاگت چار کروڑ پونڈ ہے - خشکی کے سلسلہ تار کا طول سات لاکھ میل ہے +

سوئٹزرلینڈ میں ایک ڈاکٹر نے ایک عورت کے سر کے بال گنے ہیں جن کی تعداد ۲ لاکھ ۱۳ ہزار پانسو ۱۸ تھی - اس ڈاکٹر کا خیال ہے کہ کسی عورت کے بال ۳ لاکھ ۴۲ ہزار سے زیادہ نہیں ہوتے +

پونا میں اہل ہنود کو تہوار گنپتی پر غیر معمولی دہوم دہام کرنے سے روک دیا گیا - یہہ مخالفت اہل اسلام کی عرضی کا نتیجہ ہے - دیگر شکایات مندرجہ کی بھی تحقیقات ہوگی - فریقین میں مخالفت بڑھتی جاتی ہے +

دہلی جب حضور وائسرائے کے خیر مقدم کے لئے جیسے تکلفات ہو رہے ہیں - اس پر اخبار ٹریبیون لکھتا ہے کہ دہلی کو لاہور کی دور اندیشی دیکھکر اُس کے قدم بقدم چلنا چاہئے +

کلکتہ میں گونگے بہروں کی تعداد مدرسہ میں بڑھتی جاتی ہے - ایک شخص ولایت کو بھیجا گیا ہے کہ اُن کے طریقہ تعلیم کو بخوبی سیکھہ کر آوے - یورپین اور ہندوستانی ہر دو قومیں مدرسہ مذکور کی سرپرست ہیں +

بریلی کے مجسٹریٹ نے ایک کھٹیک کو ایام محرم میں ایک سؤر کے قربان کرنے کے لئے تین ماہ قید کی سزا دی - اور ایک نجار کو ۹ ماہ - جرم یہہ تھا کہ دونوں نے ایک سؤر ذبح کیا اور ازاں بعد عام سڑک پر پھینک دیا +

ممالک مغربی وشمالی کی گورنمنٹ نے ملزموں کے برسر عدالت مجسٹریٹوں پر جوتہ پھینکنے کی واردات سے تنگ آکر حکم دیا ہے کہ ملزم کی تلاشی عدالت سے باہر لی جائے اور جوتہ اُتروالیا جایا کرے +

لاہور جیل میں ایک بڑی میعاد کے قیدی نے دوسرے قیدی کو دوران گرم گرما گرم بول چال میں غصہ ہوکر ایک چکی کا پتھر دے مارا جس کی ضرب شدید سے وہ قیدی قریب المرگ ہو رہا ہے +

لاہور میں پچھلے ہفتہ پانچ مکان گرے جن سے سات آدمی مجروح ہوئے اور تین بالکل مر گئے - ایک مکان کے نیچے دو آدمی دب گئے تھے جو بڑی محنت سے نکالے گئے اور ہسپتال کو بھیجے گئے +

لاہور مسمی دینا ناتھہ پانڈہ ساکن چھتہ بازار متصل بادامی باغ ریل کی سڑک کے نزدیک گشت لگا رہا تھا - اس کی بے خبری میں ریل اوپر سے آگئی بیچارہ اُس کے نیچے کچل کر مر گیا +

موضع چک کلان تحصیل سیالکوٹ میں ایک زمیندار ہل چلا رہا تھا - اُس کی عورت کچھہ دیر کرکے اُس کے واسطے روٹی لے گئی اس پر اُس نے مغلوب الغضب ہوکر عورت کو مار ڈالا +

سیالکوٹ میں ایک شخص تصدق حسین نامی متعلقہ سررشتہ آبکاری کو چھہ ماہ قید اور پچیس روپیہ جرمانہ کی سزا ملی - جرم صرف یہہ تھا کہ ایک ٹھیکہ دار سے ایک روپیہ لینے کی کوشش کی تھی +

ڈیرہ اسمٰعیلخاں - تہانہ پروا کی سڑک پر یہاں سے ہرکارہ ڈاک لے جا رہا تھا - چند بدمعاشوں نے اُسے اکیلا پاکر ڈاک کا تھیلا چھین لیا جس میں خطوط کے علاوہ تین سو کے قریب نقد روپیہ تھے +

ڈیرہ اسمٰعیلخاں میں ایک ہندو اچار جی کو کوچہ میں کسی آدمی نے تین چار پیڑے دئے تھے جو اُس نے گھر لے جاکر اپنے دونوں لڑکوں کو کہانے کے لئے دیدئے - ایک لڑکا تو کہاتے ہی مر گیا اور دوسرا ہسپتال میں زیر علاج ہے +

کلانور ضلع گورداسپور میں ایک انجمن شادی بیوگان کی حمایت میں قایم ہوئی تھی جس کی کوشش سے اسی مسلمان بیواؤں کی شادیاں ہو چکی ہیں - انجمن کا سرمایہ ۲۰ ہزار روپیہ تک پہنچ گیا ہے جس سے بیواؤں کی مدد کی جاتی ہے +

پنجاب ریلیجس بُک سوسائٹی لاہور

نئی کتابیں نئی کتابیں نئی کتابیں

بیبل پڑھنا کیوں ضرور ہے ۔ (مصنفہ مسٹر ایم - ایل سیارم) یہہ چھوٹا سا ۴۴ صفحہ کا رسالہ مختصر مگر نہایت معقول و پر زور دلائل سے ہر فرد بشر کے لئے مطالعہ بیبل کی ضرورت کو ثابت کرتا ہے۔ بے پروا اور بے خبر لوگوں کو اس اہم امر کی طرف متوجہ کرنے کیلئے نہایت کارآمد ہے۔ اور اس لایق ہے۔ کہ اُردو خوانوں میں کثرت سے تقسیم کیا جائے۔ ہر ایک حق جو اور خصوصاً مشنری صاحبان کو چاہئے کہ اسے اپنے پاس رکھیں۔ قیمت ... +

اتمام الشہیر ۔ یہہ کتاب الباکورۃ الشہیۃ فی الرّوایۃ الدنیا نامی ایک مشہور و معروف عربی کتاب کا ترجمہ ہے۔ جو اپنی قسم میں بے مثل ہے۔ جس نے اسلامی مباحثے کی طرز میں بالکل انقلاب پیدا کر دیا ہے۔ اس کا مصنف ایک شامی مسیحی ہے۔ مصنف نے ایک ناول کے پیرایہ میں دین مسیحی کی تائید اور مخالفین کے حملوں کی تردید ایسے معقول اور مؤثر طور سے کی ہے۔ کہ اگر تعصب کی پٹی آنکھ سے اُتار کر اُس کا مطالعہ کریں تو راہ حق کو دریافت کر لینا کچھ مشکل نہیں۔ طرز بیان نہایت شیریں اور مہذبانہ ہے۔ اور مسلمانوں کے اکثر بڑے بڑے اعتراضوں کا جواب خود اُنہی کی کتابوں سے دیا ہے اُس کی خوبی اظہر من الشمس ہے۔ ہماری تعریف کی محتاج نہیں سر ولیم میور نے بھی جو عربی کے مشہور فاضل اور مذہب اسلام کی نسبت بہت سی کتابوں کے مصنف ہیں اس کا ترجمہ انگریزی زبان میں بھی شایع کیا ہے۔ ایک دو ہفتہ میں چھپکر تیار ہوگی۔ مگر چونکہ محدود تعداد چھاپی گئی ہے۔ اس لئے درخواست فی الفور بھیجنی چاہئے تاکہ طبع ثانی کا انتظار نہ کرنا پڑے۔ مجلد یا غیر مجلد مل سکتی ہیں +

اسسٹنٹ سکرٹری انارکلی لاہور

نارتھ ویسٹرن ریلوے

نوٹس

بذریعہ پبلک نیلام کے مفصلہ ذیل اشیا (قسم ٹکڑہ جنرل سٹور یارڈ لاہور میں فروخت کی جائینگی۔ شروع تاریخ نیلام ۲۵ ستمبر ۱۸۹۲ء بروز منگل ہے۔ نیلام ہر روز صبح سات بجے سے شروع ہوگا +

فہرست اشیاء :- فولادی سلیپر۔ پرانے فولادی اور آہنی ریلوں کے ٹکڑے۔ پہیوں کے بال فولادی۔ کمائے ہوئے آہنی پہیے۔ پرانے کمائے ہوئے لوہے کی چادروں کے ٹکڑے ڈیگل نی (T) ... چپٹی سلاخیں۔ پہیوں کے دھرے فولادی اور پیتل کے ٹکڑے مختلف اقسام کے +

تمام خرید شدہ اسباب تاریخ فروخت سے ایک ماہ کے اندر احاطہ ریلوے سے اُٹھالے جانا چاہئے ۔ ورنہ ڈمریج بحساب ایک پائی فی من یومیہ دینا پڑے گا +

بحکم

لاہور ...	جی ہالی صاحب بہادر چیف سٹورکیپر
مورخہ ... اگست ۱۸۹۲ء	نارتھ ویسٹرن ریلوے

ضرورت

لودیانہ سی۔ بی بورڈنگ ہائی سکول کے لئے ایک دیسی مسیحی اسسٹنٹ ماسٹر کی۔ اور ایک مسیحی ہوس ماسٹر کی ضرورت ہے۔ اسسٹنٹ ماسٹر انٹرنس پاس شدہ اور بیبل سے بخوبی واقف ہو کیونکہ علاوہ دیگر تعلیم کے نصف وقت میں طلبا کو بیبل پڑھانا ہوگا۔ تنخواہ حسب لیاقت اور مکان سکونت مفت دیا جائیگا۔ ہوس ماسٹر کو پچیس روپیہ تنخواہ ملے گی اور مکان سکونت مفت دیا جائے گا۔ درخواست پتہ ذیل پر بھیجنی چاہئیں :-

پادری آرتھر یوئنگ صاحب ایم اے
پرنسپل سی بی بورڈنگ ہائی سکول لودیانہ

تار برقی

فیروزپور ۔ ... کو علی الصباح بذریعہ تار خبر پہنچی۔ کہ خدا کے فضل سے مسٹر عبد اللہ آتھم صاحب صحیح سلامت زندہ و تندرست موجود ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے امرتسر کے مباحثہ مذہبی کے وقت جو اُن کی نسبت پیشین گوئی کی تھی کہ وہ پندرہ مہینے کے اندر اندر مر جائیں گے محض باطل و عاطل ٹھہری۔ ... مرزا ... الہام کا دروغ بے فروغ سب پر ظاہر و آشکارا ہو گیا۔ مرزا صاحب کی پیشین گوئی فی الحقیقت خدا پر تہمت تھی جو اُس کے مقدس نام سے ... کی تھی۔ ایسے ہی نبیوں کے حق میں حق تعالےٰ کا کلام شاہد ہے۔ کہ :- "بیہودہ نبیوں پر واویلا ہے جو اپنی ہی روح کی پیروی کرتے ہیں۔ اور اُنہوں نے کچھ نہیں دیکھا.... وے دروغ اور جھوٹھا شگون دیکھ کر کہتے ہیں۔ کہ "خداوند کہتا ہے" اگرچہ خداوند نے اُنہیں نہیں بھیجا ہے۔ اور اوروں میں اُمید پیدا کرتے ہیں۔ کہ سخن پورا ہو جائے گا +

حزقییل ۱۳ - ۳ و ۶ +

اس کے ساتھ ہی یہہ بھی ایک خوشی کی خبر ہے کہ سی بی بورڈنگ سکول لودیانہ کے پانچ چار نوعمر و ناتجربہ کار لڑکے جو محمدیوں کے بہکانے سے مرتد ہو گئے تھے۔ بالآخر محمدیوں کا حال چال دیکھ کر کچھ عرصہ بعد واپس آ گئے۔ اور اپنی نادانی کی حرکات پر نادم و تائب ہو کر پھر سکول میں داخل ہو گئے۔ محمدیوں نے ان ... لڑکوں کو مسلمان کر لینے میں اپنا بڑا فخر اور باعث فتح مشتہر کیا تھا۔ لیکن اب بافسوس ملتے ہیں "چہ کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی"۔

(... ۲۵ ... [illegible])

پادری۔ ای۔ پی نیوٹن صاحب مینیجر نور افشاں کے واسطے مشن پریس لودیانہ میں ... کے اہتمام سے چھپا +